ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال و جواب

اس کے بعد پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس ہال (روم نمبر 2) میں تشریف لے آئے جہاں بیس سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ ان ممبران میں ملک کی چاروں بڑی سیاسی پارٹیوں Labour، Finegale، Finefail اور Sinnfein کے نمائندے موجود تھے۔

سب سے پہلے ممبر پارلیمنٹ Hon. Eamon O'Cuiv جو پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹی کے سینئر ممبر بھی ہیں، نے حضور انور کو پارلیمنٹ میں آنے پر خوش آمدید کہا اور حضور انور اور جماعت کا تعارف دوسرے ممبران پارلیمنٹ سے کروایا۔ موصوف نے جماعت کے کاموں اور خدمات کی تعریف کی اور جماعت کی طرف سے تعاون کا ذکر کیا۔ موصوف نے جماعت پر ہونے والے مظالم کا بھی ذکر کیا۔

بعد ازاں تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ چند ممبران پارلیمنٹ کے نام درج ذیل ہیں۔

Hon. Dan Neville (چیئرمین Finegale پارٹی)، Hon. Jana Tuffi، Hon. Joe Costella، Hon. Sean Crown، Hon Eric Byrn، Hon Eamon O'Cuin، Hon. Hilde Garde Naughtow (موصوف سینیٹر ہیں)، Hon. Fidelma Healy Eames (موصوف سینیٹر ہیں)۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے کہتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں۔ یہ معلومات میں نے گہرائی میں جا کر حاصل کی ہیں۔ ڈبلن (Dublin) ایک بڑا شہر ہے اور ملک کا دارالحکومت بھی ہے اس لئے آپ کی پہلی مسجد یہاں ہونی چاہئے تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ العزیز جلد ڈبلن میں بھی مسجد بنائیں گے۔ یہاں بھی مسجد کا افتتاح کریں گے۔

جماعت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ کمیونٹی اسلام کا ہی ایک حصہ ہے اور جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جو دین کو اس کی حقیقی بنیادوں پر قائم کرے گا اور سب کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کی طرف بلائے گا اور ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اب جو دوسرے مسلمان فرقے آپؑ کا انکار کرتے ہیں ان کی طرف سے ہمارے خلاف پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ اور خصوصاً پاکستان میں مظالم کا یہ سلسلہ لمبے عرصہ سے جاری ہے اور احمدیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی دو روز قبل ہی ایک احمدی ڈاکٹر کو سندھ میں شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ان مظالم اور حکومت کی طرف سے مختلف پابندیوں کے قانون کی وجہ سے ہمارا مرکز پاکستان سے لندن منتقل ہوا۔ مجھ سے پہلے خلیفۃ المسیح کو پاکستان سے ہجرت کر کے لندن آنا پڑا۔ اس وجہ سے اب میرا قیام بھی لندن میں ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہیڈ، خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اسلام کی تبلیغ اور دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کا امن و سلامتی کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ بہت سارے رفاہی کام بھی کرتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر ہمارے بہت سارے منصوبے اور پروگرام جاری ہیں۔ خصوصاً تیسری دنیا میں، افریقہ کے غریب ممالک میں ہمارے سکول اور ہسپتال قائم ہیں اور صاف پانی مہیا کرنے، بجلی مہیا کرنے، اور اپنے قدموں پر کھڑا کرنے اور ضرورتمندوں کی امداد کے حوالہ سے اور بھی بہت سے پراجیکٹ جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قطع نظر اس کے کہ لوگ ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کیا مشکلات کھڑی کرتے ہیں ہم بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب و ملّت سب کی یکساں خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے علاوہ بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور ملائشیا اور بعض دوسرے ممالک میں بھی ہم پر مظالم ہوتے ہیں اور ہماری پرسیکیوشن جاری ہے۔ لیکن ہم ان ممالک میں بھی ہر جگہ ضرورتمندوں، محتاجوں کی خدمت کرتے ہیں۔

جہاد کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم جہاد کا وہ مفہوم نہیں لیتے جس طرح دوسرے مسلمان لیتے ہیں۔ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایک بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی جائے اور برائیوں کے خلاف جہاد ہو۔ پھر تبلیغ کا جہاد ہے۔ امن اور رواداری کا پیغام پہنچانے کا جہاد ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ کا دوسرے غیر احمدی لیڈروں سے رابطہ ہوتا ہے اور آپ کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم تو چاہتے ہیں کہ ایسا ہو جو common چیز ہے، جو سب میں مشترک ہے، ایک خدا ہے، ایک نبی ہے، اس پر ہی اکٹھے ہوں لیکن ان لیڈروں کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہیں ملتا۔ یہ ہم سے بات کرنا نہیں چاہتے۔ حضور انور نے فرمایا: اگر آپ پلیٹ فارم مہیا کر دیں اور مسلم لیڈرز جمع کریں تو ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں اور جو بھی امن، عدل و انصاف کا قیام چاہے گا ہم اس کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اسی ممبر پارلیمنٹ خاتون نے دوسرا سوال کیا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کیا ہیں اور کیا وہ مسجد میں نماز مَردوں کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے تو خواتین کے حقوق چودہ سو سال قبل سے دیئے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں مردوں اور عورتوں کے حقوق میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔ حقوق میں ایک توازن ہے۔

کانفرنس روم میں ایک طرف دو احمدی آئرش خواتین کھڑی تھیں۔ حضور انور نے ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں نے حجاب پہنے ہوئے ہیں اور با پردہ ہیں اور اپنے سارے کام کرتی ہیں۔ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک امریکہ میں رہتی ہے اور وہاں لجنہ کی جو لوکل تنظیم ہے اس کی صدر بھی ہیں۔ ہم ان خواتین کو آرگنائز کرتے ہیں اور یہ تنظیم لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہے اور آزادانہ اپنے پروگرام منعقد کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو یوکے میں رولنگ پارٹی کے ایک سیاستدان نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کیا مستقبل میں ایسا ممکن ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھ سکیں۔ تو اُسے میں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا کہ مرد آگے صفیں بنا کر نماز پڑھتے تھے اور خواتین مردوں کے پیچھے صفیں بنا کر نماز پڑھتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کی مختلف حالتیں ہیں اور مختلف حصے ہیں۔ اکٹھے نماز پڑھنے کی صورت میں عورتوں کے لئے بعض حصوں کی ادائیگی مشکل ہے۔ اس لئے عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے علیحدہ جگہ پر نماز پڑھنے کو بہتر سمجھا ہے۔ مجبوری کے تحت ایک ہال میں بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ مسجد کا نام "مسجد مریم" رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جمعہ والے دن مسجد کی افتتاحی تقریب میں اس موضوع پر بیان کروں گا۔ آپ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ سنّی اور شیعہ کا جو فرقہ ہے اس کی قرآن کریم میں کوئی بنیاد ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تو کوئی بنیاد نہیں ہے اور نہ ہی کسی فرقہ کی کوئی تفریق ہے۔ جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو اس وقت کوئی فرقے نہیں تھے۔ یہ سب فرقے بہت بعد میں بنے ہیں۔ جس طرح یہودیت اور عیسائیت میں بعد میں فرقے بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایک خدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ایک قرآن ہے۔ ہم سب انبیاء پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک ہی دین "اسلام" کا ذکر ہے۔ ان فرقوں کا ذکر نہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ سب اس دین واحد پر اکٹھے ہوں۔ اور سب ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے والے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اپنے آنے کی غرض یہ بتائی ہے کہ مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانیں۔ خدا سے تعلق قائم ہو اور دوسرے یہ کہ مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ جماعت کے بارہ میں مظالم کا علم صرف ایک ہفتہ پہلے ہوا ہے۔ کیا آپ کی جماعت میں کوئی ایسا نظام ہے جو یہ اطلاع پہنچاتا رہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جماعت میں ایسا نظام موجود ہے۔ ہیومن رائٹس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو یہ سارا کام اور رابطے کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں متعلقہ حکام سے رابطے میں رہتے ہیں۔ وہاں جا کر UNHCR سے باقاعدہ میٹنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح ملائشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا اور دوسرے ممالک میں اسائلم سیکرز کے حوالہ سے UNHCR کے دفاتر سے رابطہ رہتا ہے۔ اور ہم مختلف ممالک میں حکومتی محکموں کو پرسیکیوشن کے حوالہ سے انفارم کرتے ہیں اور باقاعدہ سب کو رپورٹس مہیا کی جاتی ہیں۔

اس موقع پر صدر جماعت آئرلینڈ نے بتایا کہ

باقاعدہ ای میل کے ذریعہ پرسیکیوشن کے بارہ میں حکام کو باخبر رکھا جاتا ہے۔

ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد پروٹوکول آفیسر نے آکر یہ اعلان کیا کہ اب خلیفۃ المسیح کا ایک دوسرا پروگرام ہے جہاں خلیفۃ المسیح تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور انور کو اُس اسمبلی ہال میں لے جایا گیا جہاں نیشنل پارلیمنٹ کے اجلاس کی کارروائی جاری تھی۔ حضور انور VIP گیلری میں تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ تک اِس اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

بارہ بجکر 25 منٹ پر حضور انور اس ہال سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور وزیٹر بک پر کچھ تحریر فرمائیں۔ چنانچہ وزیٹر بک پر حضور انور ایدہ اللہ نے نام لکھ کر دستخط کیے۔

ایک دوسرے ہال میں ایوان بالا سینٹ کا اجلاس جاری رہا تھا۔ پروٹوکول آفیسر کیپٹن Jhon Flaherty حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خصوصی انتظام کے تحت اس ہال میں لے گئے۔ جہاں حضور انور نے دس منٹ تک سینٹ کے اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

بعد ازاں پارلیمنٹ کی انتظامیہ کی طرف سے چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس دوران حضور انور نے پروٹوکول آفیسر کو ازراہ شفقت دعوت دی کہ گالوے میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئیں۔

پروگرام کے مطابق بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس سے رخصت کیا گیا۔

پولیس کے چار موٹر سائیکلوں نے واپسی پر بھی حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ ٹریفک روکتے ہوئے تمام راستوں کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔